اربعین

فضیلت و حقیقتِ ایمان

نُورُ العِرفان فِیمَا یَتَعَلَّقُ بِفَضلِ الإِیمَان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَربعین

فضیلت و حقیقتِ ایمان

نُورُ الْعِرْفَان

فِيمَا يَتَعَلَّقُ

بِفَضْلِ الْإِيمَان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونِ ترجمہ و تخریج: اَجمل علی مجددی
اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعت نمبر 1: دسمبر 2015ء
تعداد: 1,200
قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المُحتَويات

١. فَضْلُ الإِيْمَانِ وَأَجْرُهُ ٧

﴿اِیمان کی فضیلت اور اُس کا اَجر﴾

٢. حَقِيْقَةُ الإِيْمَانِ وَشُرُوْطُهُ وَثَمَرَاتُهُ ٤٠

﴿ایمان کی حقیقت اور اُس کی شرائط وثمرات﴾

المصادر والمراجع ٧٥

فَضْلُ الْإِيْمَانِ وَأَجْرُهُ

﴿اِیمان کی فضیلت اور اُس کا اَجر﴾

اَلْقُرْآن

(۱) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰـكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًاط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌO (البقرة، ۲/ ۱۴۳)

اور (اے مسلمانو!) اسی طرح ہم نے تمہیں (اعتدال والی) بہتر امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور (ہمارا یہ برگزیدہ) رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو، اور آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے صرف اس لیے مقرر کیا تھا کہ ہم (پرکھ کر) ظاہر کر دیں کہ کون (ہمارے) رسول (ﷺ) کی پیروی کرتا ہے (اور) کون اپنے الٹے پاؤں پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (قبلہ کا بدلنا) بڑی بھاری بات تھی مگر ان پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت (ومعرفت) سے نوازا، اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان (یونہی) ضائع کردے، بے شک اللہ لوگوں پر بڑی شفقت فرمانے والا

مہربان ہے○

(٢) وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○

(آل عمران، ٣/١٣٩)

اور تم ہمت نہ ہارو اور نہ غم کرو اور تم ہی غالب آؤ گے اگر تم (کامل) ایمان رکھتے ہو○

(٣) اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ق صلے وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ○

(آل عمران، ٣/١٧٣)

(یہ) وہ لوگ (ہیں) جن سے لوگوں نے کہا کہ مخالف لوگ تمہارے مقابلے کے لیے (بڑی کثرت سے) جمع ہو چکے ہیں سو ان سے ڈرو تو (اس بات نے) ان کے ایمان کو اور بڑھا دیا اور وہ کہنے لگے: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے○

(٤) وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ○ (المائدة، ٥/٥)

اور جو شخص (احکامِ الٰہی پر) ایمان (لانے) سے انکار کرے تو اس کا سارا عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں (بھی) نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا○

(۵) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَo (الأنفال، ۸/ ۲)

ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)o

(٦) وَعَدَ اللهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ اَكْبَرُ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُo (التوبة، ۹/ ۷۲)

اللہ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرما لیا ہے جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں اور ایسے پاکیزہ مکانات کا بھی (وعدہ فرمایا ہے) جو جنت کے خاص مقام پر سدا بہار باغات میں ہیں، اور (پھر) اللہ کی رضا اور خوشنودی (ان سب نعمتوں سے) بڑھ کر ہے (جو بڑے اجر کے طور پر نصیب ہوگی)، یہی زبردست کامیابی ہےo

(۷) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ

اِيْمَانًاج فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ○

(التوبة، ٩/ ١٢٤)

اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے بعض (شرارتاً) یہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کون ہے جسے اس (سورت) نے ایمان میں زیادتی بخشی ہے، پس جو لوگ ایمان لے آئے ہیں سو اس (سورت) نے ان کے ایمان کو زیادہ کردیا اور وہ (اس کیفیت ایمانی پر) خوشیاں مناتے ہیں○

(٨) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْج تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ○ (یونس، ١٠/ ٩)

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں ان کا رب ان کے ایمان کے باعث (جنتوں تک) پہنچا دے گا، جہاں ان (کی رہائش گاہوں) کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہوں گی (یہ ٹھکانے) اُخروی نعمت کے باغات میں (ہوں گے)○

(٩) ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَج حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ○ (یونس، ١٠/ ١٠٣)

پھر ہم اپنے رسولوں کو بچا لیتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی جو اس طرح ایمان لے آتے ہیں (یہ بات) ہمارے ذمہء کرم پر ہے کہ ہم ایمان والوں کو بچا لیں○

(١٠) وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًىط وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ

عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیۡرٌ مَّرَدًّا۝ (مریم، ۱۹/۷۶)

اور اللہ ہدایت یافتہ لوگوں کی ہدایت میں مزید اضافہ فرماتا ہے، اور باقی رہنے والے نیک اعمال آپ کے رب کے نزدیک اجر و ثواب میں (بھی) بہتر ہیں اور انجام میں (بھی) خوب تر ہیں۝

(۱۱) وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ۝ وَالَّذِیۡنَ هُمۡ بِرَبِّهِمۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ۝ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّقُلُوۡبُهُمۡ وَجِلَةٌ اَنَّهُمۡ اِلٰی رَبِّهِمۡ رٰجِعُوۡنَ۝ اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوۡنَ فِی الۡخَیۡرٰتِ وَهُمۡ لَهَا سٰبِقُوۡنَ۝

(المؤمنون، ۲۳/۵۸-۶۱)

اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں۝ اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں ٹھہراتے۝ اور جو لوگ (اللہ کی راہ میں اتنا کچھ) دیتے ہیں جتنا وہ دے سکتے ہیں اور (اس کے باوجود) ان کے دل خائف رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں (کہیں یہ نا مقبول نہ ہو جائے)۝ یہی لوگ بھلائیوں (کے سمیٹنے میں) جلدی کر رہے ہیں اور وہی اس میں آگے نکل جانے والے ہیں۝

(۱۲) هُوَ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ السَّکِیۡنَةَ فِیۡ قُلُوۡبِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ لِیَزۡدَادُوۡۤا اِیۡمَانًا مَّعَ اِیۡمَانِهِمۡ ؕ وَ لِلّٰهِ جُنُوۡدُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیۡمًا

حَكِيْمًا○ (الفتح، ٤٨/ ٤)

وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں تسکین نازل فرمائی۔ تا کہ ان کے ایمان پر مزید ایمان کا اضافہ ہو (یعنی علم الیقین، عین الیقین میں بدل جائے)، اور آسمانوں اور زمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے لیے ہیں، اور اللہ خوب جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے○

(١٣) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ○

(الحجرات، ٤٩/ ٧)

اور جان لو کہ تم میں رسول اللہ (ﷺ) موجود ہیں، اگر وہ بہت سے کاموں میں تمہارا کہنا مان لیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت عطا فرمائی اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ فرما دیا اور کفر اور نافرمانی اور گناہ سے تمہیں متنفّر کر دیا، ایسے ہی لوگ دین کی راہ پر ثابت اور گامزن ہیں○

(١٤) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ط قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ج بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ○

(الحجرات، ٤٩/ ١٧)

یہ لوگ آپ پر احسان جتلاتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں۔ فرما دیجئے: تم اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتلاؤ بلکہ اللہ تم پر احسان فرماتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھایا ہے، بشرطیکہ تم (ایمان میں) سچے ہو○

(۱۵) لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ط اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ط وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○ (المجادلة، ۵۸/ ۲۲)

آپ اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں کبھی اس شخص سے دوستی کرتے ہوئے نہ پائیں گے جو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) سے دشمنی رکھتا ہے خواہ وہ اُن کے باپ (اور دادا) ہوں یا بیٹے (اور پوتے) ہوں یا اُن کے بھائی ہوں یا اُن کے قریبی رشتہ دار ہوں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اُس (اللہ) نے ایمان ثبت فرما دیا ہے اور انہیں اپنی روح (یعنی فیضِ خاص) سے تقویت بخشی ہے، اور انہیں (ایسی) جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں، وہ اُن میں ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ اُن سے راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے ہیں، یہی اللہ (والوں) کی جماعت

ہے، یاد رکھو! بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہےo

(١٦) وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَo (الحشر، ٥٩/٩)

(یہ مال اُن انصار کے لیے بھی ہے) جنہوں نے اُن (مہاجرین) سے پہلے ہی شہرِ (مدینہ) اور ایمان کو گھر بنالیا تھا۔ یہ لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں جو اِن کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اُس (مال) کی نسبت کوئی طلب (یا تنگی) نہیں پاتے جو اُن (مہاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود اِنہیں شدید حاجت ہی ہو، اور جو شخص اپنے نفس کے بُخل سے بچالیا گیا پس وہی لوگ ہی با مراد و کامیاب ہیںo

(١٧) وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌo (الحشر، ٥٩/١٠)

اور وہ لوگ (بھی) جو اُن (مہاجرین و انصار) کے بعد آئے (اور) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی،

جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہےo

(۱۸) وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةًص وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْالا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا وَّلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ.

(المدثر، ۷۴/ ۳۱)

اور ہم نے دوزخ کے داروغے صرف فرشتے ہی مقرر کیے ہیں اور ہم نے ان کی گنتی کافروں کے لیے محض آزمائش کے طور پر مقرر کی ہے تاکہ اہلِ کتاب یقین کر لیں (کہ قرآن اور نبوتِ محمدی حق ہے کیوں کہ ان کی کتب میں بھی یہی تعداد بیان کی گئی تھی) اور اہلِ ایمان کا ایمان (اس تصدیق سے) مزید بڑھ جائے، اور اہلِ کتاب اور مومنین (اس کی حقانیت میں) شک نہ کر سکیں۔

اَلْحَدِيْث

۱. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رضی الله عنه - شَكَّ الْأَعْمَشُ -

---

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب الشركة في الطعام والنهد والعروض، ۲/ ۸۷۹، الرقم/ ۲۳۵۲، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد

قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا، فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اِفْعَلُوا. قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ وَلٰكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعَا بِنِطَعٍ، فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ. قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ. قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ. قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ. قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، قَالَ: فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ. قَالَ: فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

.... دخل الجنة قطعًا، ١/٥٦، الرقم/٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١١، الرقم/١١٠٩٥ـ

حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابو سعید خدری ﷺ نے بیان فرمایا (راوی اعمش کو نام میں شک ہے) کہ جب غزوہ تبوک (کے سفر) میں لوگوں کو سخت بھوک لگی تھی تو انہوں نے (نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھا لیں اور چربی کا تیل بنا لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے (بادلِ نخواستہ) فرمایا: کر لو، اتنے میں حضرت عمر ﷺ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ نے یہ اجازت دے دی تو سواریاں کم ہو جائیں گی، البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا زاد راہ منگوا لیجیے اور اس پر برکت کی دعا فرما دیجئے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا گیا اور لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوایا گیا، کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا، یہ سب چیزیں مل کر بھی بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان پر برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں۔ چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے (اور کوئی برتن خالی نہ رہا) اور سب نے سیر ہو کر کھا لیا اور کھانا پھر بھی بچ گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی ان دو حقیقتوں پر بغیر شک و شبہ کے ایمان رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو گا، وہ جنت سے محروم نہیں رہے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٢. عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَإِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَجْهَ اللهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت محمود بن ربیع الانصاری سے مروی طویل روایت میں ہے کہ حضرت عتبان بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضائے الٰہی کی خاطر لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کہنے والے پر اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو حرام کر دیا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣. عَنْ عُثْمَانَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، أبواب المساجد، باب المساجد في البيوت، ١/١٦٤، الرقم/٤١٥، وأيضًا في كتاب الأطعمة، باب الخزيرة، ٥/٢٠٦٣، الرقم/٥٠٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر، ١/٤٥٥، الرقم/٦٥٨، وأبو عوانة في المسند، ١/٣٥٧، الرقم/١٢٨٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٠/١٢٤، الرقم/ ٢٠١٧٩۔

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من

أَنَّهُ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ.

حضرت عثمان ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ یہ جانتا (یعنی ایمان رکھتا) ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اِسے امام مسلم اور ابو عوانہ نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ مَنْدَه.

.... مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، ١/٥٥، الرقم/٢٦، وأبو عوانة في المسند، ١/١٩، الرقم/١٠، ١١۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب درجات المجاهدين في سبيل الله، ٣/١٠٢٨، الرقم/٢٦٣٧، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب ﴿وكان عرشه على الماء﴾، ٦/٢٧٠٠، الرقم/٦٩٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٥/٤٢، الرقم/١٧٤٧، وابن منده في الإيمان، ١/٢٨٤، الرقم/ ١٣٦۔

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول پر ایمان لائے، نماز قائم کرے، رمضان کے روزے رکھے، اس کے جنت میں داخلے کا حق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ خواہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا یا اُسی جگہ بیٹھا رہا جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔

اِسے امام بخاری، ابن حبان اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷛، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ مَنْدَه.

حضرت ابو سعید خدری ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہے، اُسے دوزخ سے نکال لو

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمان، باب تفاضل أهل الإيمان في الأعمال، ١/١٦، الرقم/٢٢، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٥/٢٤٠٠، الرقم/٦١٩٢، وأبو عوانة في المسند، ١/١٥٨، الرقم/٤٥٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٤٠٥، الرقم/٨٤٢، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٠٦، الرقم/٨٢١.

چنانچہ وہ اُس سے نکال لیے جائیں گے۔

اِسے امام بخاری، ابوعوانہ اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب فضل التهليل، ٥/٢٣٥١، الرقم/٦٠٤٠-٦٠٤١، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبه والاستغفار، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، ٤/٢٠٧١، الرقم/٢٦٩٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٠٢، الرقم/٧٩٩٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب: (١٠٤)، ٥/٥٥٥، الرقم/٣٥٥٣، ومالك في الموطأ، ١/٢٠٩، الرقم/٤٨٨، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٢٩، الرقم/٨٤٩۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے کہ رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **نے فرمایا: جو شخص** دن میں سو مرتبہ یہ **کلمات** کہے: ﴿**لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**﴾ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کی بادشاہی ہے اور اُسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔) تو اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ہے، اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اُس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس روز شام تک یہ عمل اس کے لیے شیاطین سے بچاؤ کا سبب بنتا ہے اور اس سے افضل کسی اور کا عمل نہ ہوگا سوائے اس شخص کے جو یہی عمل اُس سے بڑھ کر کرے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۷. عَنْ عُبَادَةَ رضی اللہ عنہ **عَنِ النَّبِيِّ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَأَنَّ عِيْسٰی عَبْدُ**

۷: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الأنبياء، باب قوله: يا أهل الکتاب لا تغلوا في دينکم، ۳/۱۲۶۷، الرقم/۳۲۵۲، ومسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب الدليل علی أن من مات علی التوحيد دخل الجنة قطعا، ۱/۵۷، الرقم/۲۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۱۳، الرقم/۲۲۷۲۷، والنسائي في السنن الکبری، ۶/۲۷۸، الرقم/۱۰۹۷۰، وأيضًا، ۶/۲۷۷، الرقم/ ۱۰۹۶۹۔

اللهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.

وَفِي رِوَايَةِ جُنَادَةَ، وَزَادَ: أَدْخَلَهُ اللهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ، أَيَّهَا شَاءَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبادہ بن صامت ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور بے شک حضرت عیسیٰ ؑ بھی اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم (؊) کی طرف پہنچا دیا اور اس (کی طرف) سے ایک روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے عمل (اس گواہی سے پہلے) کچھ بھی تھے۔

حضرت جنادہ کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے گا، داخل کر دے گا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ – وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ – قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ. قَالَ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَسَعْدَيْکَ. قَالَ: يَا مُعَاذُ. قَالَ: لَبَّيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. وَسَعْدَيْکَ، ثَـلَاثًا. قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَفَـلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوْا. وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک موقع پر جبکہ حضرت معاذ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے، آپ ﷺ نے (حضرت معاذ سے) فرمایا: اے معاذ بن جبل! حضرت معاذ ﷺ نے عرض کیا:

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من خصّ بالعلم قوما دون قوم كراهية أن لا يفهموا، ١/٥٩، الرقم/١٢٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا، ١/٦١، الرقم/٣٢، وابن منده في الإيمان، ١/٢٣٤، الرقم/٩٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٨٤٠-٨٤١، الرقم/١٥٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/١٤٦-١٤٧، الرقم/١٢٦۔

لبیک یا رسول اللہ وسعدیک! حضرت انس کہتے ہیں کہ تین مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا اور ہر مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی الفاظ دہرائے۔ تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (مصطفیٰ ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اس بات سے لوگوں کو مطلع نہ کر دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اگر تم انہیں یہ بات بتا دو گے تو وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے (اور عمل میں کوتاہی کریں گے) چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنے انتقال کے وقت بیان کی تاکہ حدیث بیان نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يَدْخُلُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْإِيْمَانِ بِذُنُوْبِهِمُ النَّارَ، فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ: مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ إِيْمَانُكُمْ وَنَحْنُ وَأَنْتُمْ فِي دَارٍ وَاحِدَةٍ مُعَذَّبُوْنَ. فَيَغْضَبُ اللهُ لَهُمْ، فَيَأْمُرُ مَالِكًا فَلَا يَدَعُ فِي النَّارِ أَحَدًا يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ. فَيُخْرَجُوْنَ وَقَدِ احْتَرَقُوْا حَتّٰى صَارُوْا كَالْحُمَّةِ السَّوْدَاءِ إِلَّا

۹: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد للإمام أبي حنيفة، ١/١٥٦۔

وُجُوْهَهُمْ، وَأَنَّهُ لَا تَزْرَقُ أَعْيُنُهُمْ فَيُؤْتٰى بِهِمْ نَهَرَ الْحَيَوَانِ، فَيَغْتَسِلُوْنَ فِيْهِ، فَيُذْهَبُ عَنْهُمْ كُلُّ فَتْرَةٍ وَأَذًى ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ.

فَتَقُوْلُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ: طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِيْنَ. فَيُدْعَوْنَ الْجَهَنَّمِيُّوْنَ. ثُمَّ يَدْعُوْنَ اللهَ تَعَالٰى فَيُذْهِبُ عَنْهُمْ ذٰلِكَ الْاِسْمَ فَلَا يُدْعَوْنَ بِهٖ أَبَدًا. فَإِذَا خَرَجُوْا مِنَ النَّارِ قَالَ الْكُفَّارُ: يَا لَيْتَنَا كُنَّا مُسْلِمِيْنَ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ﴾ [الحجر، ١٥/٢].

رَوَاهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہلِ ایمان میں سے ایک قوم اپنے گناہوں کے باعث جہنم میں داخل ہو گی تو مشرکین اُن سے کہیں گے: تمہیں تمہارے ایمان نے کوئی فائدہ نہیں دیا کہ ہمیں اور تمہیں ایک ہی جگہ عذاب دیا جا رہا ہے۔ ان کی اس بات پر اللہ تعالیٰ اُن پر غضب فرمائے گا اور (داروغۂ جہنم) مالک کو حکم دے گا کہ وہ دوزخ میں کسی ایسے شخص کو نہ چھوڑے جس نے **لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ** کہا ہو۔ انہیں اس حال میں جہنم سے نکالا جائے گا کہ چہروں کے سوا (ان کے پورے جسم) جل کر سیاہ کوئلے کی مانند ہو چکے ہوں گے اور ابھی ان کی آنکھیں نیلگوں نہیں ہونگی کہ انہیں نہرِ حیات پر لایا جائے گا۔ وہ اس میں نہائیں گے تو ان سے ہر قسم کی کمزوری اور تکلیف دور کر دی

جائے گی۔ پھر وہ جنت میں داخل ہوں گے۔

فرشتے ان سے کہیں گے: تم خوش وخرم رہو، سو ہمیشہ رہنے کے لیے اس میں داخل ہو جاؤ، انہیں (جنت میں) جہنم والے کہہ کر بلایا جائے گا۔ پھر (کچھ عرصہ بعد) وہ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے تو وہ ان سے اس نام کو ختم فرما دے گا۔ بعد ازاں انہیں اس نام سے کبھی بھی نہیں بلایا جائے گا۔ جب وہ آگ سے نکلیں گے تو کافر کہیں گے: کاش ہم بھی مسلمان ہوتے! اسی کے بارے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَo﴾ 'کفار (آخرت میں مومنوں پر اللہ کی رحمت کے مناظر دیکھ کر) بار بار آرزو کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتےo'

اسے امام ابو حنیفہ نے روایت کیا ہے۔

۱۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَيَأْتُوْنَنِي، فَأَقُوْلُ: أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي،

۱۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرب ﷻ يوم القيامة مع الأنبياء وغيرهم، ٦/٢٧٢٧، الرقم/٧٠٧٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها، ١/١٨٢-١٨٤، الرقم/١٩٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٣٠، الرقم/١١١٣١، وأبو يعلى في المسند، ٧/٣١١، الرقم/٤٣٥٠، وابن منده في الإيمان، ٢/٨٤١، الرقم/٨٧٣۔

وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولَ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ، فَأَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِى، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ، فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ.

وَفِيهِ قَالَ: ثُمَّ أَعُودُ الرَّابِعَةَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ،

وَسَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ: يَا رَبِّ، إِئْذَنْ لِي فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَيَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي: لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس بن مالک ﷛ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن حصولِ شفاعت کے لیے) لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا: ہاں! اس شفاعت کے لیے تو میں ہی مخصوص ہوں۔ پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے حمدیہ کلمات الہام کیے جائیں گے کہ اُن کے ساتھ میں اللہ کی حمد بیان کروں؛ ابھی وہ کلمات مجھ تک نہیں پہنچے۔ میں ان حمدیہ کلمات سے اللہ کی تعریف و توصیف کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہوجاؤں گا۔ پھر مجھے کہا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی۔ مانگیے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: میرے رب! میری امت، میری امت، پس فرمایا جائے گا: جایئے اور جہنم سے ہر ایسے امتی کو نکال لیجئے جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان ہو، چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان حمدیہ کلمات کے ساتھ پھر اللہ کی حمد بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر کہا جائے گا: محمد (ﷺ)! اپنا

سر اٹھایئے اور کہیے! آپ کو سنا جائے گا، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجیے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت، میری امت! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جایئے اور جہنم سے اسے بھی نکال لیجئے جس کے دل میں ذرہ بھر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جا کر ایسے ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر انہی حمدیہ کلمات کے ساتھ ایک مرتبہ پھر اللہ کی حمد بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس فرمایا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھایئے اور کہیے، آپ کو سنا جائے گا، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے پیارے رب! میری امت، میری امت، جس پر وہ فرمائے گا: جایئے اور اس شخص کو بھی جہنم سے نکال لیجئے جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم بہت ہی کم بہت ہی کم ایمان ہو۔ پس میں خود جاؤں گا اور جا کر انہیں نکال لاؤں گا۔

اِسی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں چوتھی دفعہ واپس آؤں گا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ فرمایا جائے گا: اے محمد (ﷺ)! اپنا سر اٹھائیں اور کہیں آپ کو سنا جائے گا، سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے (پیارے) رب ! مجھے اُن کی (شفاعت کرنے کی) اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا ہے، اس بات پر وہ فرمائے

گا: مجھے اپنی عزت و جلال اور عظمت و کبریائی کی قسم! میں انہیں (بھی) ضرور جہنم سے نکالوں گا جنہوں نے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کہا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت عبادہ بن صامت ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے جس نے گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔

اِسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعا، ۱/۵۷، الرقم/۲۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۳۱۸، الرقم/۲۲۷۶۳، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب ما جاء فيمن يموت وهو يشهد أن لا إله إلا الله، ۵/۲۳، الرقم/۲۶۳۸، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۷۷، الرقم/۱۰۹۶۷۔

١٢ . عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الإِيمَانِ. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾ [النساء، ٤/٤٠].

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو سعید الخدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا جہنم سے نکال لیا جائے گا۔ حضرت ابوسعید ﷺ فرماتے ہیں: جسے شک ہو وہ یہ آیت پڑھے: **﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾** ’بے شک اللہ ذرّہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔‘

اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٣ . عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنُؤَاخَذُ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة الجهنم، باب منه، ٤/٧١٤، الرقم/٢٥٩٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ١/٣٦٧-٣٦٨، الرقم/٧٩٤، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٢/٥٤٠۔

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب إثم من أشرك بالله وعقوبته في الدنيا والآخرة، ٦/٢٥٣٦، الرقم/٦٥٢٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب هل يؤاخذ بأعمال الجاهلية، ١/١١١، الرقم/١٢٠، وأحمد

بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِي الإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت (عبد اللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص (حضور نبی اکرم ﷺ **کی خدمت میں**) عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! جو کام ہم نے عہدِ جاہلیت میں کیے تھے، کیا اُن پر بھی ہماری پکڑ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے دائرۂ اسلام میں داخل ہو کر حسنِ عمل اختیار کرلیا تو اُس کے دورِ جاہلیت کے اَعمال پر اُس کا کچھ مواخذہ نہیں ہوگا؛ البتہ اگر اسلام میں آ کر (حسبِ سابق) برائی (اختیار) کی، تو اس کے اگلے اور پچھلے تمام اَعمالِ (بد) کا مواخذہ ہوگا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤. عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ

.... بن حنبل في المسند، ١/٤٣١، الرقم/٤١٠٣، وأبو يعلى في المسند، ٩/٦، الرقم/٥٠٧١، والطيالسي في المسند، ١/٣٤، الرقم/٢٦٠، والشاشي في المسند، ٢/٢٥، الرقم/٤٨٨، وابن منده في الإيمان، ١/٤٩٦، الرقم/٣٨٢۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب من تصدق في الشرك ثم أسلم، ٢/٥٢١، الرقم/١٣٦٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب صدق الإيمان وإخلاصه، ١/١١٤، الرقم/١٢٣۔

أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صَدَقَةٍ، أَوْ عَتَاقَةٍ، وَصِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ایک بار) میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دورِ جاہلیت میں جو نیک عمل کیے یعنی صدقہ دیا، غلام آزاد کیا یا صلہ رحمی کی، کیا مجھے اُن کا بھی اَجر ملے گا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (دورِ جاہلیت میں کی گئی) اپنی پہلی نیکیوں کی وجہ سے ہی تو تمہیں دولتِ اِسلام نصیب ہوئی ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا، حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ؛ وَأَمَّا الْكَافِرُ، فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى إِذَا

١٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة، ٤/٢١٦٢، الرقم/ ٢٨٠٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٣، الرقم/١٢٢٥٩، وابن حبان في الصحيح، ٢/١٠١، الرقم/٣٧٧۔

أَفْضٰی إِلَی الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰی بِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُو يَعْلٰی.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن پر ظلم نہیں فرمائے گا، اُسے دنیا میں بھی اُس کی نیکی کا اجر دیا جائے گا اور آخرت میں بھی اس کی جزا دی جائے گی۔ رہا کافر، تو اُس نے دنیا میں اللہ کے لیے جو اَعمالِ خیر کیے ہیں اُس کا اَجر اُسے اِسی دنیا میں دے دیا جائے گا، جب وہ آخرت میں پہنچے گا تو اُس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہوگی جس کی اُسے جزا دی جائے۔

اسے امام مسلم، احمد، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَی قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰی إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ. فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ، لَأَحَدُهُمْ أَهْدٰی بِمَنْزِلِهٖ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا.

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب القصاص يوم القيامة، ٥/٢٣٩٤، الرقم/٦١٧٠، وأحمد في المسند، ٣/١٣، الرقم/١١١١٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٦١٦، الرقم/٨٧٠٦۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک لیے جائیں گے۔ یہاں اس کا حساب ہوگا جو دنیا میں انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا ہوگا حتیٰ کہ جب حقوق کا بدلہ دے کر پاک ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے کہ ہر ایک جنت میں اپنی رہائش گاہ کو اس سے زیادہ پہچانے گا جتنا وہ دنیا میں اپنے گھر کو پہچانتا ہے۔

اسے امام بخاری، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَأَلُوهُ: إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ. قَالَ: وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: ذَاكَ صَرِيحُ الإِيمَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ١/١١٩، الرقم/١٣٢، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في ردّ الوسوسة، ٤/٣٢٩، الرقم/٥١١١، وابن منده في الإيمان، ١/٤٧٣، الرقم/٣٤٤۔

حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام ﷡ (حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اَقدس میں) حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ! بعض اوقات) ہمارے دلوں میں ایسے (بُرے) خیالات آتے ہیں جن کا بیان کرنا بھی ہم گناہ سمجھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی تمہیں ایسے خیالات آتے ہیں؟ اُنہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو عینِ ایمان ہے (یعنی ایسے وساوس و خیالات کو دل سے برا سمجھنا بھی علامتِ ایمان ہے)۔

اسے امام مسلم اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷛، أَنَّهُ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِکَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَاهُرَيْرَةَ، أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْکَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِکَ عَلَى الْحَدِيْثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصاً مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ.

۱۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب الحرص على الحديث، ۱/۴۹، الرقم/۹۹، وأيضاً في كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ۵/۲۴۰۲، الرقم/۶۲۰۱، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۷۳، الرقم/۸۸۴۵، والنسائی في السنن الكبرى، ۳/۴۲۶، الرقم/۵۸۴۲۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! قیامت کے روز آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہو گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے مجھ سے کوئی نہیں پوچھے گا کیونکہ میں نے تمہارا شوقِ حدیث دیکھا ہے۔ (سنو!) قیامت کے روز میری شفاعت حاصل کرنے میں سب سے زیادہ خوش نصیب شخص وہ ہوگا جس نے خلوصِ دل یا (فرمایا:) خلوصِ جاں سے لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ پڑھا ہو گا۔

اِسے امام بخاری، احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

١٩. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَا زِلْتُ أَشْفَعُ إِلٰى رَبِّي وَيُشَفِّعُنِي حَتّٰى أَقُوْلَ: رَبِّ شَفِّعْنِي فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرتا رہوں گا اور وہ میری شفاعت قبول فرماتا رہے گا، یہاں تک کہ میں عرض کروں گا: میرے ربّ! میری شفاعت اس شخص کے حق میں بھی قبول فرما لے جس نے لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ کا کلمہ پڑھا تھا۔

١٩: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٥/١٧٢، الرقم/٢٧٨٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٣٩٥-٣٩٦، الرقم/٨٢٨۔

اِسے امام ابو یعلی اور ابنِ ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

۲۰. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ. ثُمَّ يَقُوْلُ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. ثُمَّ يَقُوْلُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَجْعَلُ مَنْ آمَنَ بِي سَاعَةً مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَمَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن فرشتوں سے) فرمائے گا: تم دوزخ سے اس شخص کو نکال لو جس کے دل میں جَو کے برابر بھی ایمان موجود ہو۔ پھر ارشاد فرمائے گا: اس شخص کو بھی نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو، پھر فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جو شخص مجھ پر دن اور رات کی کسی ایک ساعت بھی ایمان لایا، میں اس کے ساتھ ایمان نہ لانے والے شخص کی طرح سلوک نہیں کروں گا۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۲۰: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ۲/۱۱٤، الرقم/۸۷۵، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ۱۰/۳۸۰۔

حَقِيْقَةُ الإِيْمَانِ وَشُرُوْطُهٗ وَثَمَرَاتُهٗ

﴿ایمان کی حقیقت اور اُس کی شرائط وثمرات﴾

اَلْقُرْآن

(١) فَـلَا وَرَبِّکَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْکَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

(النساء، ٤/ ٦٥)

پس (اے حبیب!) آپ کے رب کی قسم یہ لوگ مسلمان نہیں ہوسکتے یہاں تک کہ وہ اپنے درمیان واقع ہونے والے ہر اختلاف میں آپ کو حاکم بنالیں پھر اس فیصلہ سے جو آپ صادر فرما دیں اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور (آپ کے حکم کو) بخوشی پوری فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں○

(٢) لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِکَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا○

(النساء، ٤/ ١٦٢)

لیکن ان میں سے پختہ علم والے اور مومن لوگ اس (وحی) پر جو آپ کی

طرف نازل کی گئی ہے اور اس (وحی) پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی (برابر) ایمان لاتے ہیں، اور وہ (کتنے اچھے ہیں کہ) نماز قائم کرنے والے (ہیں) اور زکوٰۃ دینے والے (ہیں) اور اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والے (ہیں)۔ ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بڑا اجر عطا فرمائیں گے○

(٣) وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰـكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ○ (المائدة، ٥/ ٨١)

اور اگر وہ اللہ پر اور نبی (آخرالزماں ﷺ) پر اور اس (کتاب) پر جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے ایمان لے آتے تو ان (دشمنانِ اسلام) کو دوست نہ بناتے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں○

(٤) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج فَاتَّقُوا اللهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ ص وَاَطِيْعُوا اللهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ○ اَلَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَ○ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ○

(الأنفال، ٨/ ١-٤)

(اے نبیٔ مکرّم!) آپ سے اَموالِ غنیمت کی نسبت سوال کرتے ہیں۔ فرما دیجئے: اموالِ غنیمت کے مالک اللہ اور رسول (ﷺ) ہیں۔ سو تم اللہ سے ڈرو اور اپنے باہمی معاملات کو درست رکھا کرو اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کیا کرو اگر تم ایمان والے ہوo ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)o (یہ) وہ لوگ ہیں جو نماز قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (اس کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیںo (حقیقت میں) یہی لوگ سچے مومن ہیں، ان کے لیے ان کے رب کی بارگاہ میں (بڑے) درجات ہیں اور مغفرت اور بلند درجہ رزق ہےo

(٥) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَo

(التوبة، ٩/ ٢٤)

(اے نبی مکرم!) آپ فرما دیں: اگر تمہارے باپ (دادا) اور تمہارے بیٹے (بیٹیاں) اور تمہارے بھائی (بہنیں) اور تمہاری بیویاں اور تمہارے (دیگر) رشتہ دار اور تمہارے اموال جو تم نے (محنت سے) کمائے اور تجارت و کاروبار جس کے نقصان سے تم ڈرتے رہتے ہو اور وہ مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہارے نزدیک اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو پھر انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکمِ (عذاب) لے آئے، اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں فرماتا○

(٦) اَلتَّـآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ○ (التوبة، ٩/١١٢)

(یہ مومنین جنہوں نے اللہ سے اُخروی سودا کر لیا ہے) توبہ کرنے والے، عبادت گذار، (اللہ کی) حمد و ثنا کرنے والے، دنیوی لذتوں سے کنارہ کش روزہ دار، (خشوع وخضوع سے) رکوع کرنے والے، (قربِ الٰہی کی خاطر) سجود کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی (مقرر کردہ) حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں، اور ان اہلِ ایمان کو خوشخبری سنا دیجئے○

(٧) اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ○ (یونس، ١٠/٦٢-٦٣)

خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے○ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے○

(۸) مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖۤ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰـكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ○ (النحل، ١٦/ ١٠٦)

جو شخص اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کرے، سوائے اس کے جسے انتہائی مجبور کر دیا گیا مگر اس کا دل (بدستور) ایمان سے مطمئن ہے، لیکن (ہاں) وہ شخص جس نے (دوبارہ) شرحِ صدر کے ساتھ کفر (اختیار) کیا سو ان پر اللہ کی طرف سے غضب ہے اور ان کے لیے زبردست عذاب ہے○

(۹) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ○ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ○ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ○ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحٰفِظُوْنَ○ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ○ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ○ (المؤمنون، ٢٣/ ١-١١)

بے شک ایمان والے مراد پا گئے○ جو لوگ اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں○ اور جو بیہودہ باتوں سے (ہر وقت) کنارہ کش رہتے ہیں○ اور جو (ہمیشہ) زکوٰۃ ادا (کر کے اپنی جان و مال کو پاک) کرتے رہتے ہیں○ اور جو (دائماً) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں○ سوائے اپنی بیویوں کے یا ان باندیوں کے جو ان کے ہاتھوں کی مملوک ہیں، بے شک (احکامِ شریعت کے مطابق ان کے پاس جانے سے) ان پر کوئی ملامت نہیں○ پھر جو شخص ان (حلال عورتوں) کے سوا کسی اور کا خواہش مند ہوا تو ایسے لوگ ہی حد سے تجاوز کرنے والے (سرکش) ہیں○ اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں○ اور جو اپنی نمازوں کی (مداومت کے ساتھ) حفاظت کرنے والے ہیں○ یہی لوگ (جنت کے) وارث ہیں○ یہ لوگ جنت کے سب سے اعلیٰ باغات (جہاں تمام نعمتوں، راحتوں اور قربِ الٰہی کی لذتوں کی کثرت ہو گی ان) کی وراثت (بھی) پائیں گے، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے○

(١٠) وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ط وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ○ (النور، ٤٧/٢٤)

اور وہ (لوگ) کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور رسول (ﷺ) پر ایمان لے آئے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں پھر اس (قول) کے بعد ان میں سے ایک گروہ (اپنے اقرار سے) رُوگردانی کرتا ہے، اور یہ لوگ (حقیقت میں) مومن (ہی) نہیں ہیں○

(١١) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (النور، ٢٤/٦٢)

ایمان والے تو وہی لوگ ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لے آئے ہیں اور جب وہ آپ کے ساتھ کسی ایسے (اجتماعی) کام پر حاضر ہوں جو (لوگوں کو) یکجا کرنے والا ہو تو وہاں سے چلے نہ جائیں (یعنی امت میں اجتماعیت اور وحدت پیدا کرنے کے عمل میں دلجمعی سے شریک ہوں) جب تک کہ وہ (کسی خاص عذر کے باعث) آپ سے اجازت نہ لے لیں، (اے رسولِ معظّم!) بے شک جو لوگ (آپ ہی کو حاکم اور مرجع سمجھ کر) آپ سے اجازت طلب کرتے ہیں وہی لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھنے والے ہیں، پھر جب وہ آپ سے اپنے کسی کام کے لیے (جانے کی) اجازت چاہیں تو آپ (حاکم و مختار ہیں) ان میں سے جسے چاہیں اجازت مرحمت فرما دیں اور ان کے لیے (اپنی مجلس سے اجازت لے کر جانے پر بھی) اللہ سے بخشش مانگیں (کہ کہیں اتنی بات پر بھی گرفت نہ ہو جائے)، بے شک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے ○

(١٢) اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ (السجدة، ٣٢/ ١٥)

پس ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں اُن (آیتوں) کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبّر نہیں کرتے ○

(١٣) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ○

(محمد، ٤٧/ ٢)

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس (کتاب) پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہے اور وہی ان کے رب کی جانب سے حق ہے اللہ نے ان کے گناہ ان (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیے اور ان کا حال سنوار دیا ○

(١٤) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللهِ ط لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ط اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ○

(الحجرات، ٤٩/ ٧)

اور جان لو کہ تم میں رسول اللہ (ﷺ) موجود ہیں، اگر وہ بہت سے کاموں

میں تمہارا کہنا مان لیں تو تم بڑی مشکل میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت عطا فرمائی اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ فرما دیا اور کفر اور نافرمانی اور گناہ سے تمہیں متنفّر کر دیا، ایسے ہی لوگ دین کی راہ پر ثابت اور گامزن ہیں○

(١٥) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰـكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ○ (الحجرات، ٤٩/ ١٤)

دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں، آپ فرما دیجئے، تم ایمان نہیں لائے، ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا، اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال (کے ثواب میں) سے کچھ بھی کم نہیں کرے گا، بے شک اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

(١٦) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ○ (الحجرات، ٤٩/ ١٥)

ایمان والے تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے، پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرتے رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو (دعوائے ایمان میں) سچّے ہیں○

(۱۷) سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ ط ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (الحديد، ۲۱/۵۷)

(اے بندو!) تم اپنے رب کی بخشش کی طرف تیز لپکو اور جنت کی طرف (بھی) جس کی چوڑائی (ہی) آسمان اور زمین کی وسعت جتنی ہے، اُن لوگوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، یہ اللہ کا فضل ہے جسے وہ چاہتا ہے اسے عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ عظیم فضل والا ہے○

(۱۸) هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ط يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ط قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ○ (الأنعام، ۱۵۸/۶)

وہ فقط اسی انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس (عذاب کے) فرشتے آ پہنچیں یا آپ کا رب (خود) آ جائے یا آپ کے رب کی کچھ (مخصوص) نشانیاں (عیاناً) آ جائیں۔ (انہیں بتا دیجئے کہ) جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں (یوں ظاہراً) آ پہنچیں گی (تو اس وقت) کسی (ایسے) شخص کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیکی نہیں کمائی تھی، فرما دیجئے: تم انتظار کرو ہم (بھی) منتظر ہیں○

(۱۹) وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًاط حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُلا قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ○ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ○ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةًط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ○

(یونس، ۱۰/ ۹۰-۹۲)

اور ہم بنی اسرائیل کو دریا کے پار لے گئے پس فرعون اوراس کے لشکر نے سرکشی اورظلم و تعدّی سے ان کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ جب اسے (یعنی فرعون کو) ڈوبنے نے آ لیا وہ کہنے لگا: میں اس پر ایمان لے آیا کہ کوئی معبود نہیں سوائے اس (معبود) کے جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں (اب) مسلمانوں میں سے ہوں○ (جواب دیا گیا کہ) اب (ایمان لاتا ہے؟) حالاں کہ تو پہلے (مسلسل) نافرمانی کرتا رہا ہے اور تو فساد بپا کرنے والوں میں سے تھا○ (اے فرعون!) سو آج ہم تیرے (بے جان) جسم کو بچا لیں گے تا کہ تو اپنے بعد والوں کے لیے (عبرت کا) نشان ہو سکے اور بے شک اکثر لوگ ہماری نشانیوں (کو سمجھنے) سے غافل ہیں○

اَلْحَدِيْث

۲۱. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَکَ (وَفِي حَدِيْثِ أَبِي أُسَامَةَ: غَيْرَکَ). قَالَ: قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ، فَاسْتَقِمْ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت سفیان بن عبد اللہ الثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے متعلق مجھے کوئی ایسی بات بتا دیں کہ پھر میں آپ کے بعد (اور ابو اسامہ سے مروی روایت میں ہے کہ عرض کیا: آپ کے سوا) اس کے بارے میں کسی اور سے دریافت نہ کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہو! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ پھر اس پر ہمیشہ قائم رہو۔

۲۱: أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب الإيمان، باب جامع أوصاف الإسلام، ۱/۶۵، الرقم/۳۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۱۳، الرقم/۱۵۴۵۵، والنسائي في السنن الکبری، سورة الأحقاف، ۶/۴۵۸، الرقم/۱۱۴۸۹، والدارمي في السنن، ۲/۳۸۶، الرقم/۲۷۱۰، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ۳/۲۲۲، الرقم/۱۵۸۴، وابن منده في الإيمان، ۱/۲۸۶، الرقم/۱۴۰۔

اِسے امام مسلم، احمد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَرَسُوْلًا.

حضرت عباس بن عبد المطلب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا اُس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

اِسے امام مسلم، ترمذی اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على أن من رضي بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد ﷺ رسولا فهو مؤمن، ٦٢/١، الرقم/٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٨/١، الرقم/١٧٧٨-١٧٧٩، والترمذي في السنن، كتاب الإيمان، باب: (١٠)، ١٤/٥، الرقم/٢٦٢٣، وابن حبان في الصحيح، ٥٩٢/٤، الرقم/١٦٩٤، وأبو يعلى في المسند، ٥٠/١٢، الرقم/٦٦٩٢۔

امام احمد بن حنبل کی بیان کردہ روایت میں ہے: اور محمد (ﷺ) کو رسول اور نبی مان کر راضی ہوگیا۔

۲۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ: رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الإِسْنَادِ.

حضرت ابو سعید الخدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوں، تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

اسے امام ابو داؤد، نسائی، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۲۴. وَعَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ

۲۳: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۲/۸۷، الرقم/۱۵۲۹، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤، الرقم/۹۸۳۳، والحاكم في المستدرك، ۱/٦۹۹، الرقم/۱۹۰٤، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱٤٤، الرقم/۸٦۳، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳٦، الرقم/۲۹۲۸۲۔

۲٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الإيمانِ، باب حسن إسلام

إِسْلَامُهٗ، يُكَفِّرُ اللهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا، ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ: اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو سعید الخدری ﷺ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ اِسلام قبول کر لیتا ہے اور اس کے اسلام میں حُسن وخوبی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ تمام خطائیں معاف فرما دیتا ہے اور پھر اس کے بعد اس کا بدلہ ہے؛ اس کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہے اور برائی کا صرف اسی کے برابر ہے اور اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی درگزر فرما دے۔

اِسے امام بخاری اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٥. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا

.... المرء، ١/٢٤، الرقم/٤١، والنسائي في السنن، كتاب الإيمان وشرائعه، باب حسن إسلام المرء، ٨/١٠٥، الرقم/٤٩٩٨۔

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب من مات لا يشرك بالله شيئًا دخل الجنة، ١/٩٤، الرقم/٩٣، وأحمد في المسند، ٣/٣٩١، الرقم/ ١٥٢٣٧۔

الْمُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اورعرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی دو چیزیں ہیں جو جنت یا دوزخ کو واجب کرتی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'جس شخص کا خاتمہ اس حالت میں ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا تھا وہ جنت میں جائے گا اور جس شخص کا خاتمہ شرک پر ہوا وہ جہنم میں جائے گا۔

اسے امام مسلم اور احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٢٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ خَلَقَ كَذَا، حَتّٰى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ

٢٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ٣/١١٩٤، الرقم/٣١٠٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان، ١/١٢٠، الرقم/١٣٤، وأحمد بن حنبل في المسند عن عائشة ﷺ، ٦/٢٥٧، الرقم/٢٦٢٤٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٧٠، الرقم/١٠٤٩٩۔

رَبَّکَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةِ أَحْمَدَ: فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ أَحَدُکُمْ فَلْيَقْرَأْ: آمَنْتُ بِاللهِ وَرُسُلِهِ. فَإِنَّ ذٰلِکَ يَذْهَبُ عَنْهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے کسی کے پاس آئے گا تو اُس کے دل میں یہ خیال پیدا کرے گا کہ فلاں شے کو کس نے پیدا کیا اور فلاں کو کس نے؟ آخر کار دل میں یہ بات ڈالے گا کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب بات یہاں تک پہنچ جائے تو اُسے اِس خیال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے اور ایسے خیالات کو ترک کر دینا چاہیے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

امام احمد کی بیان کردہ روایت میں ہے: جب تم میں سے کوئی اس صورتِ حال سے دوچار ہو تو وہ کہے: میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ پس اس سے شیطان رفع ہو جائے گا۔

٢٧. وَعَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ

٢٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ١/١١٩، الرقم/١٣٤، وأبو داود في

حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِکَ شَيْئًا، فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے (تخلیقِ کائنات کے متعلق) سوالات کرتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ کہا جائے گا کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جس شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا ہو وہ یوں کہے: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا ہوں۔

اسے امام مسلم اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

٢٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوَسْوَسَةِ. قَالَ: تِلْکَ مَحْضُ الإِيْمَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالطَّبَرَانِيُّ.

.... السنن، كتاب السنة، باب في الجهمية، ٤/ ٢٣١، الرقم/ ٤٧٢١۔

٢٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ١/ ١١٩، الرقم/ ١٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ١٠/ ٨٣، الرقم/ ١٠٠٢٤، وابن منده في الإيمان/ ١/ ٤٧١، الرقم/ ٣٤١۔

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے (دلوں میں) وسوسے (پیدا ہونے) کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو خالص اور سچے ایمان کی نشانی ہے (یعنی وساوس کو محسوس کر لینا علامتِ ایمان ہے)۔

اسے امام مسلم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ: إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهٖ. قَالَ: وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيْمَانِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ بعض صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارے دلوں میں بعض ایسے خیالات آتے ہیں جن کا بیان کرنا بھی ہم گناہ سمجھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واقعی تمہیں ایسے خیالات آتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو عینِ ایمان ہے (یعنی برے خیالات پر پریشان ہونا ایمان کی نشانی

٢٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوسة في الإيمان وما يقوله من وجدها، ١/١١٩، الرقم/١٣٢، وأحمد في المسند، ٢/٤٤١، الرقم/٩٦٩٢، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في رد الوسوسة، ٤/٣٢٩، الرقم/٥١١١۔

ہے)۔

اسے امام مسلم، احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

٣٠. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يُوشِكُ النَّاسُ أَنْ يَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلُهُمْ: هٰذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَإِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُولُوا: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○﴾ [الإخلاص، ١١٢/١-٤].

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ السُّنِّيِّ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قریب ہے کہ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں گے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی کہنے والا کہے گا: اس اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تو پیدا فرمایا ہے، لیکن خود اس کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب وہ اس طرح کہیں گے تو تم کہنا: **﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا**

٣٠: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٩، الرقم/١٠٤٩٧، وابن أبي عاصم في السنة، ١/٢٩٤، الرقم/٦٥٣، وابن السني في عمل اليوم والليلة/٥٨١، الرقم/٦٢٧۔

اَحَدٌO﴾ ’(اے نبی مکرّم!) آپ فرما دیجیے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہےO اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہےO نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ ہی وہ پیدا کیا گیا ہےO اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہےO‘۔

اِسے امام نسائی، ابن ابی عاصم اور ابن السنی نے روایت کیا ہے۔

٣١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: إِذَا سَرَّتْکَ حَسَنَتُکَ وَسَاءَتْکَ سَيِّئَتُکَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَمَا الإِثْمُ؟ قَالَ: إِذَا حَاکَ فِي نَفْسِکَ شَيْئٌ فَدَعْهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں تمہاری نیکی خوش کرے اور تمہاری برائی پریشان کرے تو تم مومن ہو۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گناہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔

٣١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٥٢، الرقم/٢٢٢٢٠، والحاكم في المستدرك، ١/٥٨، الرقم/٣٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١١٧، الرقم/٧٥٤٠۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔

٣٢. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يُحِقُّ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ حَتّٰى يَغْضَبَ ِللهِ وَيَرْضٰى ِللهِ، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ اسْتَحَقَّ حَقِيْقَةَ الإِيْمَانِ، وَإِنَّ أَحِبَّائِي وَأَوْلِيَائِي الَّذِيْنَ يُذْكَرُوْنَ بِذِكْرِي وَأُذْكَرُ بِذِكْرِهِمْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

حضرت عمرو بن جموح ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پا سکتا جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر (کسی سے) ناراض اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ہی (کسی سے) راضی نہ ہو (یعنی اس کا کسی سے ناراض اور راضی ہونا صرف ذاتِ باری تعالیٰ کی خوش نودی کے لیے ہو)۔ جب اس نے یہ کام کر لیا تو اس نے ایمان کی حقیقت کو پا لیا، اور بے شک میرے احباب اور اولیاء وہ لوگ ہیں کہ میرا ذکر کرنے سے وہ یاد آ جاتے ہیں اور ان کا

٣٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٠، الرقم/١٥٦٣٤، وابن أبي الدنيا في كتاب الأولياء/١٥، الرقم/١٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٠٣، الرقم/٦٥١، وذكره الديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٢، الرقم/٧٧٨٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٤، الرقم/٤٥٨٩، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٨۔

ذکر کرنے سے میں یاد آ جاتا ہوں۔ (یعنی میرا ذکر ان کا ذکر ہے اور ان کا ذکر میرا ذکر ہے)۔

اِسے امام احمد، ابن ابی دنیا اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٣٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ، وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ رَجُلٌ الْجَنَّةَ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا، جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو جائے، اور کوئی بھی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیت سے محفوظ نہ ہو جائے۔

٣٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٩٨، الرقم/١٣٠٧١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١، الرقم/٨، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٦٢، الرقم/٨٨٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٢٤٠، الرقم/٣٨٦٠، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ١/٧٥، ووثّقه الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٣۔

اِسے امام احمد، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

٣٤. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، وَأَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الإِيْمَانَ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو امامہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی خاطر (کسی سے) محبت کی، اللہ تعالیٰ (کی رضا) کے لیے (کسی سے) عداوت رکھی، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی (کسی کو کچھ) دیا اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی (کسی کو) دینے سے ہاتھ روک لیا، تو بے شک اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

اِسے امام ابو داود، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٣٥. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ،

٣٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه ٤/ ٢٢٠، الرقم/ ٤٦٨١، والحاكم في المستدرك، ٢/ ١٧٨، الرقم/ ٢٦٩٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/ ٤١، الرقم/ ٩٠٨٣۔

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/ ٢٦٦، الرقم/ ٣٣٦٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ١٧٠، الرقم/ ٣٠٤٢٣، وعبد بن حميد

فَقَالَ لَهُ: كَيْفَ أَصْبَحْتَ يَا حَارِثُ، قَالَ: أَصْبَحْتُ مُؤْمِنًا حَقًّا. فَقَالَ: انْظُرْ مَا تَقُوْلُ، فَإِنَّ لِكُلِّ شَيءٍ حَقِيْقَةً، فَمَا حَقِيْقَةُ إِيْمَانِكَ؟ فَقَالَ: عَزَفَتْ نَفْسِي عَنِ الدُّنْيَا وَأَسْهَرْتُ لِذٰلِكَ لَيْلِي وَاظْمَأَنَّ نَهَارِي، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى عَرْشِ رَبِّي بَارِزًا. وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ يَتَزَاوَرُوْنَ فِيْهَا، وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَهْلِ النَّارِ يَتَضَاغُوْنَ فِيْهَا. قَالَ: يَا حَارِثُ، عَرَفْتَ فَالْزَمْ، ثَـلَاثًا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

حضرت حارث بن مالک الانصاری ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے حارث! تو نے صبح کیسے کی؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے سچے مومن کی طرح (یعنی حقیقتِ ایمان کے ساتھ) صبح کی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سوچ لو، تم کیا کہہ رہے ہو؟ یقیناً ہر شے کی کوئی نہ کوئی حقیقت ہوتی ہے، سو تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرا نفس دنیا سے بے رغبت ہو گیا

.... في المسند، ١/١٦٥، الرقم/٤٤٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٢، الرقم/١٠٥٩٠ـ ١٠٥٩١، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٧، وقال: رواه البزار، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٦ـ

ہے، اسی وجہ سے (عبادت کے لیے) میں راتوں کو بیدار اور دن میں (روزے کی حالت میں) پیاسا رہتا ہوں اور (میری حالت یہ ہے) گویا میں اپنے رب کے عرش کو سامنے ظاہر دیکھ رہا ہوں اور اہل جنت کو ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہوئے اور دوزخیوں کو تکلیف سے کراہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حارث! تو نے (حقیقتِ ایمان کا) عرفان حاصل کرلیا ہے۔ اب اِس حالت کو ہمیشہ قائم اور لازم رکھنا۔ یہ جملہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشادفرمایا۔

اِسے امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔

٣٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه مِثْلَهُ وَزَادَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصَبْتَ فَالْزَمْ، مُؤْمِنٌ، نَوَّرَ اللهُ قَلْبَهُ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَالْهَيْثَمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

یہی روایت حضرت انس بن مالک رضی الله عنه سے ان الفاظ کے اضافے کے ساتھ مروی ہے: حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے حقیقتِ ایمان کو پالیا ہے، اب اس حالت کو ہمیشہ قائم رکھنا، مومن وہ ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نورِ

٣٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٧٠، الرقم/٣٠٤٢٥، وابن المبارك في الزهد، ١/١٠٦، الرقم/٣١٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٣٦٣، الرقم/١٠٥٩٢، وأيضًا في كتاب الزهد الكبير، ٢/٣٥٥، الرقم/٩٧٣، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٧، وقال الهيثمي: رواه البزار۔

(معرفت) سے روشن کر دیا۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن مبارک نے جب کہ ہیثمی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔

٣٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی بدکار حالتِ ایمان میں بدکاری نہیں کرتا، کوئی شرابی حالتِ ایمان میں شراب نہیں پیتا، کوئی چور حالتِ ایمان میں چوری نہیں کرتا۔ وہ حالتِ ایمان میں ایسی

٣٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الحدود، باب ، وما يحذر من الحدود والزنا وشرب الخمر،٦/ ٢٤٨٧، الرقم/ ٦٣٩٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان نقصان الإيمان بالمعاصي ونفيه عن المتلبس بالمعصية على إرادة نفي كماله ،١/ ٧٦، الرقم/٥٧۔

شے بھی نہیں لوٹتا جس کی حفاظت کے لیے لوگوں کی نگاہیں لگی ہوں (یعنی لوگوں کے سامنے دیدہ دلیری سے ان کی زیرِحفاظت چیزیں نہیں ہتھیاتا)۔

ابن شہاب زہری، سعید بن المسیب، ابو سلمہ اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ **نے حضور نبی اکرم** ﷺ سے اسی کی مانند حدیث روایت کی ہے مگر اس میں النُّهْبَةَ (لوٹی ہوئی شے) کا لفظ نہیں ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْإِيْمَانِ: مَنْ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُدْخِلْهُ غَضَبُهُ فِي بَاطِلٍ، وَمَنْ إِذَا رَضِيَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاهُ مِنْ حَقٍّ، وَمَنْ إِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت انس بن مالک ﷺ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کے اَخلاق میں سے ہیں: جب کسی کو غصہ آئے تو وہ غصہ اسے باطل کے دائرے میں نہ داخل کر دے، اور جب کوئی خوش ہو تو وہ خوشی اسے حق

٣٨: أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ١/١١٤، الرقم/١٦٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٨٧، الرقم/٢٤٦٦، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/١٤٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٥٩۔

(کے دائرے اور ضابطے) سے نکال نہ دے، اور وہ شخص جو قدرت رکھنے کے باوجود اس چیز پر نہ جھپٹے جو اس کی نہیں ہے۔

اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٣٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا رَآهَا النَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذَاکَ حِيْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾

[الأنعام، ٦/١٥٨].

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔ جب لوگ اُسے مغرب سے طلوع ہوتا ہوا دیکھ کر ایمان لائیں گے تو یہ وہ وقت ہو گا (جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے): ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ**

٣٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القران، باب قوله هلم شهداءكم، ٤/١٦٩٧، الرقم/٤٣٥٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب بيان الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، ١/١٣٧، الرقم/١٥٧، وأبو داود في السنن، كتاب الملاحم، باب أمارات الساعة، ٤/١١٥، الرقم/٤٣١٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها، ٢/١٣٥٢، الرقم/٤٠٦٨۔

تَکُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ ’(تو اس وقت) کسی (ایسے) شخص کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا‘۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠. وَعَنْهُ ﷺ، قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ، فَذٰلِکَ حِيْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام، ٦/١٥٨].

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے گا۔ لہٰذا جب لوگ اُسے مغرب سے طلوع ہوتا دیکھیں گے، تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے، لیکن یہ وہ وقت ہوگا (جس کے بارے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے): **﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾** ’(تو اس وقت) کسی (ایسے) شخص کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا جو

٤٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب طلوع الشمس من مغربها، ٥/٢٣٨٦، الرقم/٦١٤١، وأيضًا في كتاب الفتن، باب خروج النار، ٦/٢٦٠٥، الرقم/٦٧٠٤۔

پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیکی نہیں کمائی تھی۔

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤١. وَعَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ ﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام، ٦/١٥٨]. **طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ مَنْدَه وَالْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (قرآن مجید میں ہے:) جب تین چیزوں کا ظہور ہو جائے گا تو **﴿لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا﴾** '(تو اس وقت) کسی (ایسے) شخص کا ایمان اسے فائدہ نہیں پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان (کی حالت) میں کوئی نیکی نہیں کمائی

٤١: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الزمن الذي لا يقبل فيه الإيمان، ١/١٣٨، الرقم/١٥٨، وابن منده في الإيمان، ٢/٩٣٠، الرقم/١٠٢٣، والبيهقي في الاعتقاد/٢١٣، والديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ٢/٩٣، الرقم/٢٤٩٨۔

تھی۔ (اس سے مراد یہ تین چیزیں ہیں:) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال کا خروج اور دابۃ الأرض کا ظاہر ہونا۔

اسے امام مسلم، ابن مندہ، بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ ذَرٍّ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهٖ: هَلُمُّوْا نَزْدَدْ إِيْمَانًا فَيَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّالَكَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ.

حضرت ذر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے: آؤ! ہم اپنے ایمان میں اضافہ کر لیں۔ پھر وہ اللہ ﷻ کا ذکر کرتے تھے۔

اسے ابن ابی شیبہ اور لالکائی نے روایت کیا ہے، مذکورہ الفاظ لالکائی کے ہیں۔

كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ﷺ يَقُوْلُ فِي دُعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ، زِدْنِي إِيْمَانًا

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦٤، الرقم/٣٠٣٦٦، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٥/٩٤١، الرقم/١٧٠٠۔

وَيَقِيْنًا وَفَهْمًا.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: اے اللہ! میرے ایمان، یقین اور فہم میں اضافہ فرما۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ: اجْلِسْ بِنَا، نُؤْمِنْ سَاعَةً، يَعْنِي نَذْكُرُ اللهَ.(٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

اسود بن ہلال المحاربی نے بیان کیا ہے: مجھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس بیٹھ جاؤ، کچھ گھڑی ہم بھی مومن ہو جائیں یعنی (ایمان کی لذت پانے کے لئے کچھ گھڑی) ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ قَالَ: ثَـلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَقَدِ

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩/١٠٥، الرقم/٨٥٤٩۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦٤، ٧/١٢٦، الرقم/٣٠٣٦٣، ٣٤٦٩٨، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٥/٩٤٣، الرقم/١٧٠٧۔

اسْتَكْمَلَ بِهِنَّ الْإِيْمَانَ: إِنْصَافٌ مِنْ نَفْسِهِ، وَالْإِنْفَاقُ مِنَ الْإِقْتَارِ، وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ.(۱)

رَوَاهُ اللَّالَكَائِيُّ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزیں جس شخص میں پائی جائیں، وہ ان کے ذریعے اپنا ایمان مکمل کر لیتا ہے: اپنی ذات سے انصاف کرنا (یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر و نواہی کی پاس داری اور ان کی حکم عدولی کر کے اپنی جان پر ظلم نہ کرنا)، تنگ دستی میں بھی راہِ حق میں خرچ کرنا اور پوری دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کی کوشش کرنا۔

اسے امام لالکائی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه اللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٥/٩٤٥، الرقم/١٧١٣

اَلۡمَصَادِر وَالۡمَرَاجِع

١. القرآن الحکیم۔

٢. **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی (١۵٩-٢٣۵ھ)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ١۴٠٩ھ۔

٣. **ابن ابی عاصم**، ابو بکر عمرو بن ابی عاصم ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦-٢٨٧ھ)۔ السنۃ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١۴٠٠ھ۔

٤. **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ شیبانی (١٦۴-٢۴١ھ)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٨٧ء۔

٥. -المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی للطباعۃ والنشر، ١٣٩٨ھ/ ١٩٨٧ء۔

٦. **بخاری**، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩۴-٢۵٦ھ)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٧. -الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١۴٠٩ھ/ ١٩٨٩ء۔

٨. -الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار ابن کثیر، الیمامہ، ١۴٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

٩. **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١۵-٢٩٢ھ)۔ المسند

(البحر الزخار)۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ علوم القرآن، ۱۴۰۹ھ۔

۱۰. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ البیہقی (۳۸۴-۴۵۸ھ)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۱. -السنن الکبری۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۱۲. ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک (۲۰۹-۲۷۹ھ)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار إحیاء التراث العربی۔

۱۳. ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳-۲۳۰ھ)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱٤. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۱٥. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد التمیمی البستی (۲۷۰-۳۵۴ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱٦. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ)۔ المطالب العالیۃ۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۷۸ء۔

۱۷. **حسام الدین ہندی**، علاء الدین علی متقی (م۹۷۵ھ)۔ **کنز العمال.** بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء۔

۱۸. **دارقطنی**، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔۳۸۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء۔

۱۹. **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲- ۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۲۰. -**السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء

۲۱. **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الھمذانی (۴۴۵-۵۰۹ھ)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۲۲. **ابن راہویہ**، ابو یعقوب إسحاق بن إبراہیم بن مخلد بن (۱۶۱- ۲۳۷ھ)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۲۳. **ازدی**، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان: دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۲۴. **طبرانی**، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰-۳۶۰ھ)۔ **المعجم الصغیر**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی،

۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء

٢٥. -**المعجم الكبير**۔ موصل، عراق: مكتبة العلوم والحكم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

٢٦. -**المعجم الأوسط**۔ قاہرہ، مصر: دار الحرمین، ۱۴۱۵ھ۔

٢٧. -**مسند الشاميين**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٢٨. **عبد الرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶-۲۱۱ھ)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

٢٩. **عبد بن حمید**، ابو محمد عبد بن حمید بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنۃ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

٣٠. **قضاعی**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م۴۵۴ھ/۱۰۶۲ء)۔ **مسند الشهاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٣١. **لالکائی**، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (م ۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ الریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

٣٢. **ابن ماجہ**، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۷-۲۷۵ھ)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

٣٣. **مالک**، ابنِ انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو اصبحی (۹۳-۱۷۹ھ)۔

الموطأ۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٣٤. مروزی، محمد بن نصر بن الحجاج، ابو عبداللہ (۲۰۲-۲۹۴ھ)۔ تعظیم قدر الصلاۃ۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۰۶ھ۔

٣٥. مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶-۲۶۱ھ)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

٣٦. مقدسی، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹-۶۴۳ھ)۔ الأحادیث المختارۃ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

٣٧. مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲-۱۰۳۱ھ)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

٣٨. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰-۳۹۵ھ)۔ الإیمان۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

٣٩. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱- ۶۵۶ھ)۔ الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

٤٠. نسائی، ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی (۲۱۵-۳۰۳ھ)۔ السنن۔

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء+ حلب، شام: مکتب المطبوعات الاسلامیہ، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء۔

٤١. **-السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

٤٢. **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶-۴۳۰ھ)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

٤٣. **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵-۸۰۷ھ)۔ **مجمع الزوائد ومنبع الفوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

٤٤. **ابو یعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰-۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔